7 Nov,2009

ڈاکٹر ذاکر نائیک: متنازعہ سکالر

ہندوستان کے معروف مسلم سکالر ڈاکٹر ذاکر نائیک ٹی وی چینل Peace (پیس) پر غیر مسلموں کے ساتھ مناظروں اور مختلف مذاہب پر تقابلی تقاریر کی وجہ سے مشہور ہیں۔ اُن کا مختلف مذاہب کی مذہبی کتب پر وسیع مطالعہ ہے جن کے حوالے وہ اپنی گفتگو میں روانی کے ساتھ دیتے نظر آتے ہیں۔ تاہم اُن کی شخصیت اُس وقت مسلمانوں میں بھی متنازعہ ہوگئی جب اُنہوں نے اپنی ایک تقریر میں حضور اکرم ﷺ کے بارے میں اپنے عقیدے کا برملا اظہار کیا۔ ہندوستانی مسلمانوں نے اُن کے خلاف شدید ردعمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اُنہیں تنقید کا نشانہ بنایا اور علماء نے اُن کے خلاف کفر کا فتویٰ جاری کیا۔

گردوارا مائی تان ہیڈ گرنتی کے ایک سکھ کشمیر سنگھ نے ڈاکٹر ذاکر نائیک سے ایک پروگرام کے دوران سوال پوچھا:

آپ کا دین اور ہمارا دین الفاظ کا پجاری ہے۔ آپ قرآن کو اور ہم گرنتھ کو مانتے ہیں۔ آپ کے دین میں بتوں کو پوجنے کا حکم نہیں ہے۔ **لیکن ایک آدمی ہے جس نے مورتی نہیں بنائی مگر مزار کے روپ میں اُس کو مانتا ہے۔ اب مورتی کھڑی پوج لو... یا پڑی پوج لو، ایک بات ہی ہے۔ کیا یہ آپ کے دھرم کے اُلٹ نہیں ہے؟**

ڈاکٹر ذاکر نائیک نے جواب دیا:

"بھائی صاحب نے اچھا سوال پوچھا۔ ہم سوال کو دہرائیں گے اگر اس میں کچھ غلطی ہوگی تو آپ تصحیح کر دینا۔ بھائی صاحب نے پوچھا کہ بت پرستی غلط ہے، اُن کے مذہب میں بھی غلط ہے ہمارے مذہب میں بھی غلط ہے۔ آپ بت کو اُلٹا پوجو یا سیدھا پوجو یہ صحیح ہے کہ غلط ہے۔ مزار پہ جانا یہ صحیح ہے کہ غلط ہے؟ بھائی صاحب نے بہت اچھا سوال پوچھا۔

اسی لیے میں کہتا ہوں کہ اسلام کو جاننے کے لئے مسلمان کو مت دیکھو۔ قرآن اور حدیث کو دیکھو۔ قرآن میں کہیں بھی نہیں لکھا ہوا ہے کہ مزار بناؤ۔ یہاں تک کہ اللہ کے رسول محمد ﷺ نے کہا کہ کوئی بھی قبر پکی نہیں ہونا چاہیے۔ اگر پکی ہے تو اس کو زمین بوس کرنا چاہیے۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ اگر کوئی قبر پکی ہے تو اُسے زمین کے لیول پر لے کے آنا چاہیے۔ مزار کو پوجنا غلط ہے حرام ہے۔ **میں جانتا ہوں کئی مسلمان انجانے میں علم کی کمزوری کی وجہ سے وہ مزار پہ جاتے ہیں۔** اور میرا یہ کہنا ہے کہ بہت سا کلچر ہماری زندگی میں آجاتا ہے اور **ہمارے باپ دادا پہلے کہیں نہ کہیں ہندو تو ہونگے۔ تو ہمارے باپ دادا جاتے تھے مندر.......تو ابھی جارہے ہیں مزار میں۔** آہستہ آہستہ تبدیلی آرہی ہے۔

تو میری ان بھائیوں سے جو مزارات پہ جاتے ہیں درخواست ہے، مسلمان بھائیو! مزار پہ جانا بالکل غلط ہے۔ محمد ﷺ نے کہا کہ آپ قبر پہ جاؤ اگر آپ قبر پہ جائیں گے تو آپ کو یہ احساس ہوگا کہ آپ کبھی نہ کبھی مرنے والے ہیں۔ تو اللہ پہ اور یقین

کریں گے۔ آخرت پہ یقین ہوگا۔ تو قبر پہ جا کے اُن کے لئے دعا کرنا چاہیے۔ جو آدمی مر چکا ہے اُس کے لئے دعا کرو۔ اُن کو دعا کا نہیں کہہ سکتے۔ you can pray for them not to them. مطلب اُن کے لئے دعا کر سکتے ہیں اُن کو دعا کا نہیں کہہ سکتے۔ وہ بیچارہ شخص مر گیا ہے۔ اچھا شخص تھا، اُس کے لئے دعا کر سکتے ہیں، اللہ اُس کو جنت الفردوس دے۔ اُنہیں نعمت دے اُنہیں معاف کرے وہاں تک ٹھیک ہے۔ لیکن اگر جا کہ یہ بولے کہ امتحان میں میرے نمبر کم ہیں تو بابا نمبر اچھے کرلو۔ یہ بالکل حرام ہے۔ شفاعت، قرآن کریم میں کم از کم 25 آئیتیں ہیں جس میں لکھا ہوا ہے کہ سفارش، وسیلہ حرام ہے۔ دو آئیتیں ہیں جن میں لکھا ہوا ہے صرف اُن کو اجازت ہے اللہ تعالیٰ آخرت میں اُن کو اجازت دیں گے، محمد ﷺ کو، آخرت میں۔ جو مر چکا اُس سے کچھ مانگ نہیں سکتے۔ یہاں تک کہ پیغمبر محمد صاحب (ﷺ) سے بھی نہیں۔ آج کی تاریخ میں ہم محمد ﷺ سے بھی نہیں مانگ سکتے۔ باقی لوگوں کو تو چھوڑو، باقی سنت اور بابا لوگوں کو چھوڑو، محمد ﷺ کو بھی ماننا ہمارے لئے حرام ہے۔ جو شخص مر چکا ہے ہم اُن کی عزت کرتے ہیں۔ محمد ﷺ سے ہم محبت کرتے ہیں۔ اُن سے پیار کرتے ہیں لیکن اُنکی پوجا نہیں کرتے۔ اُن کی عبادت نہیں کرتے۔ عبادت صرف اللہ کی ہے۔"

(حوالہ: یوٹیوب ویڈیو لنک: http://www.youtube.com/watch?v=t7zSZ6jHviw&NR=1)

(**نوٹ**: مسلمان مزرات پر پوجا کرنے نہیں جاتے۔ احتراماًاور محبت سے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک نے اپنے جواب میں مزار اور مورتی کے فرق کو بیان نہیں کیا اور انہیں ایک قرار دینے میں سکھ کی تائید کی بلکہ جوش خطابت میں بلکہ حضور اکرم ﷺ کے بارے میں اپنے عقیدہ کو ظاہر کیا اور روحانیت کا علم نہ ہونے کی وجہ سے اس سوال کا درست جواب دینے سے قاصر رہا۔ اور نہ ہی اُن آیات اور احادیث کا ذکر کیا جو وسیلہ اور مزارات کے حق میں ہیں اور صحیح ہیں۔ اس کے لئے ملاحظہ فرمائیں مزارات کی شرعی حیثیت)

ہندوستانی چینلز نے اپنی خبروں میں اس بات کو نمایاں انداز میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ شیعہ اور بریلوی مسلمان اُن کے خلاف صف آراء ہورہے ہیں اور ہندوستانی حکومت نے اُن پر لکھنو میں لیکچر دینے پر پابندی لگا دی ہے۔ اور اُن کے خلاف فتویٰ جاری ہوگیا ہے جس میں اُن کی تقاریر کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

دُنیا کے مسلمان بہت بڑی تعداد میں اپنے اماموں، فقیروں اور درویشوں کی مزاروں پر جاتے ہیں۔ اپنی عقیدت پیش کرتے ہیں اور وہاں منتیں مانتے ہیں۔

ذاکر نائیک اُسامہ بن لادن کی بھی تعریف کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اگر وہ دہشت گرد ہے تو ہر مسلمان کو دہشت گرد ہی ہونا چاہیے۔ آپ میری رائے پوچھیں تو اگر اُسامہ بن لادِن اسلام کے دشمنوں سے لڑ رہا ہے تو پھر میں اُس کے ساتھ ہوں۔ پھر تو ہر مسلمان کو دہشت گرد ہی ہونا چاہیے۔

مہاراشٹر کے ذاکر نائیک دُنیا بھر میں اسلام کے نام پر لیکچر دیتے ہیں۔ وہ اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن نامی تنظیم چلاتے ہیں جو پیس (Peace) ٹی وی نام کا چینل چلاتی ہے۔ ذاکر نائیک کی تقاریر سے تمام مسلمان ناراض ہیں۔ وہ مزاروں کو مٹی میں ملانے کی بات کرتے ہیں۔ محمد صاحب (ﷺ) سے بھی منت مانگنے کے خلاف ہیں کیونکہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ وہ امام حسین علیہ السلام کے قاتل یزید کی عظمت بیان کرتے ہیں۔ یو پی میں اُن کے خلاف شیعہ اور بریلوی سنی علماء صف آراء ہیں اور اُن کے خلاف فتویٰ دیا ہے کہ اُن کی تقاریر حرام ہیں۔ بریلوی علماء کہتے ہیں:

''اگر اُس (ڈاکٹر ذاکر نائیک) کا عقیدہ ایسا ہے کہ نبی (علیہم السلام) مردہ ہو کے مٹی میں مل گئے تو وہ کافر ہو گیا اور جو لوگ اُس عقیدے پر چلیں گے وہ بھی کافر ہو جائیں گے۔''

اس بارے میں ذاکر نائیک نے اپنی صفائی دیتے ہوئے کہا ہے کہ میں نے اُسامہ بن لادن کے بارے میں جو بات کی ہے اُسے اُدھورے ڈھنگ سے دیکھا جا رہا ہے۔ میں نے یہ کہا کہ قرآن میں سورۃ حجرات میں ہے کہ جب کوئی بات سنو تو اُس کی تحقیق کرو۔ بی بی سی اور امریکی ٹی وی پر خبریں دیکھ کر رائے قائم کرنا ٹھیک نہیں۔ میں نے اُسے نہ اچھا انسان کہا نہ برا کہا۔ لیکن اگر میں یہ کہتا ہوں کہ جو بھی اسلام دشمنوں کے خلاف لڑ رہا ہے، میں اُس کے ساتھ ہوں۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک یہ کہتے ہیں: ''**وہ لوگ مجھ پر فتویٰ جاری کرتے ہیں کیونکہ میں نے یزید کے (نام کے) بعد رحمۃ اللہ علیہ کہا، علیہ السلام کہا،** میں کافر ہوں تو اُن کو یہ بھی فتویٰ جاری کرنا چاہیے کہ امام غزالیؒ نعوذ باللہ نعوذ باللہ کافر ہے، جس نے بخاری شریف کی شرح لکھی حافظ ابن حجر عسقلانی وہ بھی کافر ہے نعوذ باللہ، تو دیکھنا چاہیے کہ جن لوگوں نے فتویٰ دیا۔ **دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم ندویٰ، جماعت اسلامی، اہل حدیث، (یہ سب یزید علیہ السلام کہتے ہیں) سارے علماء میں تو اختلاف ہے۔ اور اگر کوئی کہتا ہے تو کہہ سکتا ہے۔ اور کچھ لوگوں نے کہا کہ کہنا مستحب ہے۔** یہ لوگ مجھے ہی کیوں نشانہ بنا رہے ہیں۔ یہ چیز تو ہزاروں لوگ کہہ رہے ہیں۔ ان کو اگر فتویٰ جاری کرنا ہے تو جتنے لوگوں نے کہا لکھ دینا چاہیے۔''

اسلامی عالم دین بھارت کے مولانا وحیدالدین نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا:

''پہلی بات تو یہ ہے کہ ڈاکٹر ذاکر نائیک کوئی اسلامی سکالر نہیں ہے۔ اُن کو اسلامی مسائل پر بولنا نہیں چاہیے۔ اور پیغمبر ﷺ کے ماننے کے بارے میں علماء کے دو طبقے ہیں ایک دیوبندی علماء دوسرے بریلوی علماء۔ بریلوی علماء یہ مانتے ہیں کہ رسول

اللہ ﷺ سے ہم مانگ سکتے ہیں۔لیکن دیوبندی علماء اس کو جائز نہیں سمجھتے۔لیکن فتویٰ لگانا ٹھیک نہیں ہے۔‘‘

اسلامی معاملوں کی آگاہی رکھنے والی صحافی سعدیہ دہلوی نے کہا کہ ذاکر نائیک پر اس طرح کے الزام لگانا ضروری ہے۔ وہ کہتی ہیں:

’’فتوے کا تو میں نہیں جانتی کہ دینا چاہیے یا نہیں یہ تو علماء ہی بہتر جانتے ہیں۔لیکن میں یہ ضرور کہوں گی کہ یہ بہت اچھی بات ہے اور بہت پہلے علماء کو قوم کو ذاکر نائیک کی باتوں سے اُس کی تقاریر سے آگاہ کر دینا چاہیے تھا۔Expose کر دینا چاہیے تھا۔میں نے خود ان کی تقریریں سنی ہیں وہ مذاہب کے موازنہ کے نام پر دوسرے مذاہب کی تحقیر کرتے ہیں۔اور ان کی جو باتیں ہیں وہ ہمارے بیچ تعصب اور دہشت گردی کی بیج بو رہی ہیں۔

یہ محبت کی بات نہیں کرتے۔علم بغیر محبت کے میرے لیے بیکار ہے۔اور ہم جو ہیں، ہمارے صوفیاء کی روایات ہیں، چودہ سو سال کی روایت ہے، ہم اُس کو ان کے کہنے پر رد نہیں کر سکتے۔ہم خواجہ غریب نواز کا دامن نہیں چھوڑ سکتے۔کیا ہم حضرت نظام الدین اولیاء کا ساتھ چھوڑ دیں؟ ہمارے ہاں جو صوفیاء کرام آئے ہیں ہم اُنہی کے ہاتھوں اسلام لائے ہیں، محبت کے پیغام سے اسلام لائے ہیں۔ اگر ذاکر نائیک جیسے لوگوں کے کہنے پر ہم اسلام نہیں لائے تو ہم اُن کا طریقہ نہیں بھول سکتے۔اور میں آپ کو بتا دوں کہ 80 فیصد مسلمان آبادی دُنیا میں وہ اسی روایت کو، روحانیت کو، تصوف کو اور صوفیوں کے بتائے طریقے پر ہی چلتی ہے۔ یہ جو ایک روایات سے انحراف کا نظریہ ہے، اس کو آپ وہابی نظریہ کہہ دیں یا کچھ بھی کہہ لیں یہ پیس (Peace) چینل کے ذریعے اس کو پروموٹ کر رہے ہیں۔

<u>میں تو یہاں تک کہوں گی کہ ان کے جو اکاؤنٹس ہیں آپ اُن کی چھان بین کریں۔کیونکہ فقیروں کے پاس علماء کے پاس اتنا پیسہ چینل چلانے کے لئے نہیں آتا۔یہ کہاں سے ان کو فنڈ مل رہے ہیں؟ کہاں سے یہ ہندوستان میں اس طرح کے نظریے کو فروغ دے رہے ہیں۔انہوں نے اسلام کو...... میں نے خود سنا کہ اُسامہ بن لادن اگر دہشت گرد ہے تو میں اُس کا ساتھ دیتا ہوں۔اس طرح کی باتیں بیہودہ باتیں ہیں۔اس طرح کی باتیں کرنے کی ان کو اجازت ہی نہیں ہونی چاہیے۔اگر ہم ہندوؤں کے انتہا پسند گروپوں کے خلاف لڑتے ہیں آواز اُٹھاتے ہیں کہ یہ نفرت بوتے ہیں تو یہ بھی یہی کام کر رہے ہیں۔کیونکہ ان کا اسلام کا مطالعہ ہے، انگریزی بھی جانتے ہیں لوگ ان سے متاثر ہو جاتے ہیں کیونکہ ان کو آئتیں آتی ہیں لیکن اُن کا یہ علم بغیر محبت کے بیان کے یہ صحیح بات نہیں ہے۔</u>

(حوالہ: یوٹیوب ویڈیو لنک: http://www.youtube.com/watch?v=JL52VoKUj78&feature=related)

❁❁❁❁

انجمن سرفروشانِ اسلام، انٹرنیشنل